43010 - صرف رمضان المبارك كےفرضي روزے ركھنا اور نفلي روزے بالكل نہ ركھنا

سوال

جوشخص صرف رمضان المبارك كےفرضي روزے ہي ركھتا ہو اور كوئي نفلي روزہ نہ ركھے ايسے شخص كا حكم كيا ہوگا ؟

كيا ميرے ليے صدقہ كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص پر رمضان المبارك كےروزے ہي فرض ہيں، اور اس كے علاوہ جتنےبھي فضليت كےايام ہيں مثلا يوم عرفہ، يوم عاشوراء وغيرہ ان ايام كےروزے ركھنا واجب نہيں ليكن اگر كوئي شخص روزہ ركھنےكي نذر مان لے تو وہ روزہ ركھنا واجب ہوگا، ليكن نذر كےعلاوہ كوئي روزہ واجب نہيں .

حديث ميں طلحہ بن عبيداللہ رضي اللہ تعالي عنہ سےثابت ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ:

(رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےپاس نجد كےعلاقہ سے ايك شخص آيا اس كےسر كےبال پراگندہ تھے اس كي آواز كي گنگناہٹ سنائي دے رہي تھي ليكن يہ سمجھ نہيں آرہي تھي كہ وہ كيا كہہ رہا ہے حتي كہ جب وہ قريب ہوا تووہ اسلام كےمتعلق سوال كررہا تھا تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

دن اور رات ميں پانچ نمازيں ،اس شخص نے كہا كہ كيا اس كےعلاوہ بھي كچھ ہے؟ تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا نہيں مگريہ كہ تو نوافل ادا كرے، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: رمضان المبارك كےروزے، اس نےكہا كيا اس كےعلاوہ بھي مجھ پر ہے؟ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: نہيں مگر يہ كہ تو نفلي روزے ركھے، راوي كہتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےاس كےليے زكاۃ كا بھي ذكر كيا تواس نےكہا كيا اس كے علاوہ بھي ميرے ذمہ ہے؟ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: نہيں مگر تو نفلي صدقہ ادا كرے، تووہ شخص يہ كہتا ہوا چل ديا اللہ كي قسم ميں نہ تو اس سے زيادہ كرونگا اور نہ ہي اس ميں كچھ كمي كرونگا، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كہنےلگے: اگر يہ سچا رہا تو كامياب ہوگيا. صحيح بخاري حديث نمبر (46) صحيح مسلم حديث نمبر (11)

یہ حدیث اس کي دلیل ہے کہ صرف رمضان المبارک کےروزے ہي فرض ہیں، اور اس کےعلاوہ فضیلت والےایام وہ فرض نہیں اور ان کےروزے ترک کرنے سے انسان گنہگار نہیں ہوتا .

امام نووي رحمہ اللہ تعالي نے مسلم شریف کي شرح میں کہا ہےکہ:

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ رمضان المبارک کےسواعاشوراء وغیرہ کےروزے فرض نہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے. اھ

لیکن کسي لائق نہیں کہ وہ فضیلت والےایام مثلا عاشوراء اور یوم عرفہ اور شوال کےچھ روزے ترک کردے، کیونکہ اس کا بہت زیادہ اجروثواب اور فضلیت ہے، اور اس لیےبھي کہ نفلي روزے فرضي روزے میں کمي کو پورا کرتے ہیں .

حدیث میں ہےابوھریرہ رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ میں نے رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے:

(قیامت کےروز سب سے پہلے بندے کےاعمال میں سے اس کي نمازوں کا حساب ہوگا اگر تو یہ صحیح ہوئیں تو وہ کامیاب وکامران اور نجات یافتہ ہوا اور اگر اس میں فیل ہوا تو وہ خائب وخاسر ہوجائےگا، اگر اس کي فرضي نمازوں میں کچھ کمي ہوئي تو اللہ عزوجل فرمائیں گےدیکھو کیا میرے بندے کےنفل نوافل ہیں توان نوافل سے اس فرضوں کي کمي پوري کي جائےگي ، پھر سب اعمال کا حساب اسي طرح ہوگا) جامع الترمذي حدیث نمبر (413) سنن نسائي حدیث نمبر (465) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحیح ترمذي میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ اس کي دلیل ہےکہ فرضي روزوں میں جو کمي ہوگي وہ نفلي روزوں سے پوري کي جائےگي .

اور صدقہ کرنے کےبارہ میں آپ کا سوال واضح نہیں ، لیکن اگر سوال کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اس جیسے شخص پر صدقہ کرنا کیسا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے شخص پر صدقہ کرنا جائزہے ، جب وہ نماز ادا کرتا اور مسلمان ہے تواس پر صدقہ کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ اس کا نفلي روزے نہ رکھنے میں کوئي گناہ نہیں.

واللہ اعلم .